بفیضِ روحانی، تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مسمّی بنامِ تاریخی مُشعرِ سالِ تصنیف

تجانب اهل السنة عن اهل الفتنة

ملقّب بلقبِ تاریخی مُشعرِ سالِ تکمیل

اجتناب اهل السنة عن اهل الفتنة

۱۳ ھ ۶۱

تصنیفِ لطیف

ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نام کتاب — تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ
ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنف — ناصر سنیت کاسر لامذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابو الطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعی جمیل — عبدالقدیر قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کوبلی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم رضا صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام رضا صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہذا۔

ناشر — مدرسہ گلشن رضا کوبلی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

طبع چہارم — ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد — ایک ہزار

کتابت — نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی

ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶
۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ " " " " " "
۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ " " " " " "
۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ " " " " " "
۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔
۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

۸۶/۹۲

عرض ناشر

یہ کتاب تلمیذ رشید حضور شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ہے جس میں یہ مبارک فتوی نافع تقوی، دافع بلوی، قاطع طغوی مسلمان کہلانے والوں میں جو لوگ نجدیت، وہابیت، دیوبندیت رافضیت، قادیانیت، چکڑالویت و نیچریت، آغاخانیت، احراریت، لیگیت و خاکساریت، بہائیت، کرشنیت و صلح کلیت وغیرہا کفری بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں ان کو قرآنی ایمانی نسخہ شفا دینے والا بیمار دلوں اور مریض روحوں کو وننزل من القرآن ما ھو شفاء کی بقینی طور پر صحت بخشنے والی دوائیں پلانے والا، جن بندگان خدا نے اس کی تعلیم فرمائی ان کی تدابیر حفظان صحت پر بتوفیقہ تعالی جو عمل کریں ان کو قطعی طور پر ان کفری بیماریوں سے کامل نجات دلانے والا مسلمانان اہلسنت کو امراض کفریہ سے بعونہ تعالی ثم بعون حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بچانے والا عظیم شاہکار تجانب اھل السنۃ عن اہل الفتنۃ جس پر مظہر اعلی حضرت سلطان المناظرین حضرت علامہ شاہ محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی و دیگر اکابر اہلسنت کی تصدیقات ثبت ہیں۔

راقم کے علم کے مطابق پہلی بار یہ کتاب مصنف علیہ الرحمۃ کی زندگی میں طبع ہوئی۔ تقریباً عرصہ ۲۵/۳۰ سال کے بعد ۲۳ صفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء محترم جناب شفیق احمد بھائی حشمتی نے ۱۲۲/۱۰۱ کرنیل گنج کانپور سے شائع کروایا۔ پھر ۸/۹ سال کے بعد ذی القعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۹۸ء میں الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی مرحوم ممبئی نے ماہنامہ سنی آواز ناگپور کی جانب سے شائع کرواکر تقسیم فرمایا۔ اب ادھر یکے بعد دیگرے اکابر اہلسنت کے رخصت ہو جانے کے بعد فرقہائے باطلہ بالخصوص نجدیہ، وہابیہ، غیر مقلدیہ تبلیغیہ، مودودیہ، ندویہ اور صلح کلیہ وغیرہم پوری قوت کے ساتھ میدان میں آکر سادہ لوح مسلمانوں کو دامِ تزویر میں پھانس رہے ہیں اور ان کا دین و ایمان لوٹ رہے ہیں اور اہلسنت و جماعت کی مساجد اور مدارس و مکاتب پر قبضہ جماکر نجدیت، وہابیت اور دیوبندیت کے سبق پڑھا رہے ہیں ایسے نازک زمانے میں ان فرقہائے باطلہ کی قلعی کھولنے کے لیے تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری مدظلہ العالی کے مشورے کے بعد چوتھی بار بحمدہٖ تعالیٰ فقیر قادری صوبۂ مہاراشٹر کے مشہور ادارہ مدرسہ گلشن رضا کوملی ناندیڑ کی جانب سے عمدہ کتابتِ جدید سے مزین کر کے منظر عام پر لا رہا ہے۔

مولائے کریم اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور ادارہ ہٰذا کو روز افزوں ترقی بخشے اور زیادہ سے زیادہ دین حق یعنی مسلک اعلیحضرت

کی ترویج واشاعت میں حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے اور جملہ معاونین کو اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر عبدالصمد قادری رضوی مدرسہ گلشن رضا کولمبی
۱۱ ر رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۷ راگست ۲۰۰۶ء
دوشنبہ مبارکہ۔

ڈاکٹر محمد اقبال کے متعلق شرعی حکم

یہ کتاب آج سے تقریباً ۶۶ رسال قبل کی تصنیف ہے۔ حضرت مصنف کتاب علیہ الرحمۃ نے ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے خلاف شرع اشعار واحوال کے مطابق حکم لگایا تھا۔ مگر راقم نے ربیع النور ۱۴۰۱ھ میں رضوی دارالافتاء بریلی شریف میں اقبال کے خلاف شرع شعر کا ایک مصرعہ "مسیح وخضر سے اونچا مقام ہے تیرا" لکھ کر حکم شرعی معلوم کیا تو حضرت مولانا محمد اعظم صاحب مفتی رضوی دارالافتاء بریلی شریف نے مصرعہ مذکورہ بالا کو کفری قول قرار دیا اور قائل کے بارے میں تحریر کیا۔ میں نے حضور مفتی اعظم ہند (حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی) سے ڈاکٹر اقبال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا۔ بیشک اقبال سے خلاف شرع امور کا صدور ہوا ہے۔ کفریات تک اس سے صادر ہوئے ہیں۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ وبے ادب نہیں تھا۔ بے شک اس سے اس کی جہالت کی بنا پر کفر تک پہونچانے والی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مگر آخری وقت میں

مرتد تھانوی کی اس لعین و شدید ترین گالی کی ملعونیت ملاحظہ ہو۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حضور اقدس عالم جمیع ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کسی وصف کمال کو کسی ایک رذیل شخص یا کسی ایک ذلیل حیوان کی صفت کے ساتھ تشبیہ دینے والا بھی بحکم شریعت مطہرہ کافر و مرتد ہے۔ مگر تھانوی نے حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعلیٰ ترین اوصاف کمال یعنی علم غیب کو جو بعطائے الٰہی نبوت کا خاصہ لازمہ ہے۔ زید و عمرو کہہ ہر عامی و رذیل انسان کے علم غیب کے ساتھ اور ہر صبی و مجنون کہہ کر ابتدائے نسل انسان سے لے کر قیامت تک کے ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کے علم غیب کے ساتھ اور جمیع حیوانات و بہائم کہہ کر دنیا بھر کے ہر ایک جانور ہر ایک چوپائے کے لیے علم غیب کے ساتھ تشبیہ دی جس میں شیر ہاتھی اور گینڈے سے لے کر بذریعۂ خوردبین نظر آنے والے حیوانیات کتا، گدھا، سوئر، الو، وغیرہ تمام جانور داخل ہیں۔ تو مرتد تھانوی کی تنہا یہ عبارت ملعونہ سرکار رسالت علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ میں مہا سنکھوں مہا سنکھ گالیوں کا مجموعہ ہے۔ نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسول اللہ وعلیٰ آلہ وصحبہ صلے وسلم اللہ غرض اس عبارت ملعونہ کا بارگاہ رسالت میں سخت شدید گستاخی اور نہایت گندی گالی ہونا آفتاب وسط السمائے سے زیادہ روشن و آشکارا ہے اور جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرے اس کا کافر و مرتد ہونا ضروریات دین میں سے ہے خود اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ یعنی بیشک